بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الفَضلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤتِیہِ مَن یَّشَاءُ ۔ عَسٰی اَن یَّبعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحمُودًا

روزنامہ الفضل لاہور

فون نمبر ۲۹۷۹

یوم سہ شنبہ

شرح چندہ
سالانہ ۲۴ روپے
ششماہی ۱۳ ر
سہ ماہی ۷ ر
ماہوار ۲½ ر

سالانہ چندہ بیرون پاکستان تیس ۳۰ روپے

۲۸ ربیع الثانی ۱۳۷۰ھ

جلد ۳۹/۵	۶ تبلیغ ۱۳۳۰ ہش	۶ فروری ۱۹۵۱ء	نمبر ۳۱

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۳ فروری - حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کو کھانسی کی شکایت ہے۔ گو پہلے سے افاقہ ہے۔ گلے میں بھی درد ہے۔ احباب حضور ایدہ اللہ کی صحت کاملہ عاجلہ کے لئے دردِ دل سے دعا فرمائیں۔

اگلی کانفرنس سڈنی میں

لندن ۵ فروری - اسٹریلیا کے وزیر اعظم مسٹر مینزز نے روانگی سے قبل ایک بیان میں بتایا کہ دولت مشترکہ کے وزرائے اعظم کی آئندہ کانفرنس سڈنی میں ماہ مئی میں ہو گی۔ اسکے لئے متعلقہ وزرائے اعظم کو دعوت دے دی گئی ہے۔

سیئول سے صرف سات میل دُور

ٹوکیو - ۵ فروری - تازہ ترین اطلاعات کے مطابق اقوام متحدہ کی فوجیں سیئول سے صرف سات میل کے فاصلہ پر رہ گئی ہیں۔ پتہ چلا ہے کہ کمیونسٹوں نے قدم قدم پر سخت مزاحمت کی ہے

کوئی جواب نہیں ملا

لیک سکسیس ۵ فروری - اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی کے صدر نے ہندوستان اور کینیڈا کے نمائندوں کو مصالحت کرانے والی کمیٹی میں شرکت کے لئے جو دعوت دی تھی۔ انہیں اس دعوت کا تاحال کوئی جواب موصول نہیں ہوا۔

مسئلہ کشمیر پر تعطل سے ترکی میں تشویش سلامتی کونسل جمعہ کو غور شروع کرے گی

لیک سکسیس - ۵ فروری - خبر ملی ہے کہ سلامتی کونسل مسئلہ کشمیر پر جمعے کے روز غور شروع کرے گی۔ گو فی الحال کونسل کے آئندہ صدر فرانسیسی نمائندے نے تاحال کوئی خاص تاریخ معین نہیں کی۔ امید کی جاتی ہے کہ بحث میں شرکت کرنے کے لئے تمام ارکان ۹ تاریخ تک یہاں پہنچ جائیں گے

انقرہ ۵ فروری ترکی کے ایک موقر جریدہ "قدرت" نے مسئلہ کشمیر پر تقریر کرتے ہوئے سلامتی کونسل سے مطالبہ کیا ہے کہ اس پر جلد سے جلد بحث کی جائے۔ کیونکہ مسئلہ کشمیر کا مسئلہ امن عالم کے قیام کے سلسلے میں نہایت ہی اہم حیثیت رکھتا ہے۔ اور اس سے بے پروائی برتنے کے نتائج سخت خطرناک ہوں گے روزنامہ مذکور نے اس امر پر سخت افسوس کا اظہار کیا ہے کہ کشمیر پر ہندوستان کے حملے۔ اور مسلمانوں کے قتل عام ایسے اہم حادثے پر بھی اقوام متحدہ اتنی دیر سے کوئی ٹھوس قدم نہیں اٹھا سکی - اخبار مذکور نے ترکی عوام کے جذبات کا اظہار کرتے ہوئے کہا ہے کہ وہ یہ مطالبہ اسلامی جذبۂ اخوت کے ماتحت کر رہے ہیں۔

کپاس کی بین الاقوامی مشاورتی کمیٹی

لاہور ۵ فروری - آج کپاس کی بین الاقوامی مشاورتی کمیٹی میں تقریر کرتے ہوئے پاکستانی نمائندے نے بتایا کہ پاکستانی کپاس کی مانگ نہایت حوصلہ افزا ہے۔ اور دن بدن بڑھ رہی ہے۔ اسکی وجہ یہ ہے کہ اول تو اسکی قسم اچھی ہے۔ دوسرے پاکستان سٹرلنگ علاقے سے تعلق رکھتا ہے۔ ابھی حکومت اسکی قسموں میں اضافے کرنے اور بہتری کے لئے نئی نئی سکیموں پر غور کر رہی ہے۔ اسوقت ۱۵ لاکھ گانٹھوں تک تعداد پہنچانے کی تجویز ہے۔ لیکن جلد ہی اس معینہ تعداد کو بھی بڑھایا جائے گا۔ پاکستانی نمائندے کے علاوہ برطانیہ۔ امریکہ اور ارجنٹائنا کے نمائندوں نے بھی تقریریں کیں۔ آج اجلاس میں ۲۵ ملکوں کے ۷۵ نمائندے شریک ہوئے۔

کراچی - ۵ فروری - حکومت سندھ لڑکیوں کی ابتدائی تعلیم کی جدوجہد کو فروغ دینے کے لئے ۳۰۰ وظائف کی تعداد کو ۱۰۰۰ تک کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ دیہاتی طالبات کو جو استانیاں بننے کا وعدہ کریں۔ انہیں -/۱۵ روپے وظیفہ دیا جائے گا۔ اور کامیاب طالبات کو ۴۳ -/۵۰ — -/۵۰ روپیہ بونس ملے گا۔ استانیاں لگنے والی لڑکیوں کو کوارٹر مفت اور -/۲۵ — -/۲۵ روپے الاؤنس ملے گا۔

مختصر و اہم

کراچی - ۵ فروری حکومت سندھ اسمبلی کے آئندہ اجلاس میں مالیئے کے ساتھ ایک روپیہ فی ایکڑ کے ایزادی کے لئے ایک بل پیش کرے گی۔ اس طرح ۹ لاکھ کی آمد سے مکہ معظمہ اور مدینہ منورہ میں سندھ کے زائرین حج کے لئے ۲ دو ریسٹ ہاؤس تعمیر کئے جائینگے

لاہور ۵ فروری - گورنر پنجاب نے خالص اغذیہ کے سپلائی کرنے کے سلسلے میں اغذیہ ایکٹ میں ترمیم کی ہے۔

کراچی - ۵ فروری حکومت سندھ نے ڈسٹرکٹ بورڈوں کے ارکان کی میعاد میں اضافہ کر دیا ہے۔ نئے انتخابات نئی مردم شماری کے اعداد و شمار کے بنا پر کئے جائیں گے۔

قاہرہ - ۵ فروری - پاکستانی گھریلو دستکاریوں کی آئندہ نمائش کا افتتاح مصری وزیر صنعت کریں گے پہلی نمائش کا افتتاح شاہ فاروق نے کیا تھا۔

کراچی - ۵ فروری - پاکستان کی عورتوں کی ایسوسی ایشن مشرق وسطیٰ کی عورتوں کی ایک کانفرنس کے انعقاد کی تجویز کر رہی ہیں۔

لاہور - ۵ فروری - خواجہ شہاب الدین وزیر داخلہ پاکستان آج بذریعہ ٹرین کراچی کے لئے روانہ ہو گئے اور پیرزادہ عبدالستار نقل علاقے کا دورہ کرنے کے لئے روانہ ہو گئے

ڈھاکہ - ۵ فروری حکومت مشرقی بنگال نے کتنیا میں ۲۰۰ مہاجر کاشتکاروں کو بسانے کا فیصلہ کیا ہے۔ انہیں ایک ہزار ایکڑ زمین الاٹ کی جائے گی۔ اور ایک لاکھ ۷۵ ہزار بلا سود رقم دی جائے گی۔ اس کے علاوہ ۷۶ ہزار روپے کی رقم نہ واپس لینے کے لئے بھی دی جائے گی۔

مسلمانوں کی زندگی کا مقصد تبلیغ ہے

سیّد محمد سلیمان ندوی کی تقریر

لاہور ۵ فروری - پنجاب یونیورسٹی سینٹ ہال میں آج مولانا سید محمد سلیمان ندوی صاحب نے تقریر کرتے ہوئے اس امر پر زور دیا کہ اسلام کی نشاۃ ثانیہ اسلام کے عالمگیر پیغام کی ساتھ ہی وابستہ ہے آپ نے مسلمانوں کی ہمہ گیر پستی کا درد انگیز نقشہ کھینچنے کے بعد مسلمانوں کو توجہ دلائی کہ اگر وہ اسلام کو ایک زندہ قوت کی حیثیت سے دوبارہ جلوہ گر دیکھنا چاہتے ہیں تو انہیں اسلام کے پیغام پر نہ صرف خود عمل کرنا چاہیئے بلکہ اسے دوسروں تک پہنچا کر اسکی زیادہ سے زیادہ اشاعت کرنی چاہیئے۔ آپ نے کہا مسلمانوں کی کامیابی کا راز غیر قوموں کی تقلید میں نہیں بلکہ خود اسلام پر عمل پیرا ہونے میں مضمر ہے۔ آپ نے دوران تقریر میں آیات قرآنی سے استدلال کرتے ہوئے اس امر کو واضح کیا کہ مسلمانوں کی زندگی کا مقصد تبلیغ ہے۔ ان کا فرض ہے کہ وہ باقی دنیا کو راہ نجات دکھائیں اور اسے گمراہی سے نکال کر ہدایت کے راستے پر قائم کریں۔ (اسٹاف رپورٹر)

کارپوریشن لاہور کی دس نشستوں کیلئے ۱۱۴ اصحاب کے کاغذات نامزدگی عورتوں کی تین ۳ نشستوں کیلئے ۱۸ آٹھ اور یونیورسٹی کی ایک نشست کیلئے پانچ امیدوار

لاہور ۵ فروری - پنجاب اسمبلی کے آئندہ انتخابات میں حصہ لینے کے لئے نامزدگی کے کاغذات داخل کرانے کا آج آخری دن تھا۔ چنانچہ آج صبح گیارہ بجے سے تین بجے سہ پہر تک لاہور کارپوریشن کے حلقہ ہائے انتخاب کی دس نشستوں کے لئے ۱۱۴ امیدواروں نے ڈپٹی کمشنر لاہور کے پاس نامزدگی کے ۱۴۳ کاغذات داخل کرائے۔ ان میں مسلم لیگ کے علاوہ متعدد سیاسی پارٹیوں کے نمائندے شامل ہیں۔ کسی پارٹی سے تعلق نہ رکھنے والے آزاد امیدوار بھی خاص تعداد میں ہیں۔ لیگی امیدواروں کے علاوہ خان افتخار حسین خان آف ممدوٹ - غلام نبی ملک - میاں امیر الدین میاں مشتاق احمد - امین احسن اصلاحی قیصر مصطفےٰ - ڈاکٹر تصدق حسین - شیخ سردار محمد اور زیڈ ایچ لاری کے نام خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔ بعض ایسے امیدواروں نے بھی کاغذات داخل کئے ہیں۔ جنہیں کوشش کے باوجود مسلم لیگ کا ٹکٹ نہیں مل سکا۔ نیز معلوم ہوا ہے کہ لاہور کے حلقہ نمبر ا و نمبر ۲ کی تین نشستوں کے لئے انیس ۱۹ امیدواروں نے انتخاب میں حصہ لینے کی خواہش ظاہر کی ہے اور اس سلسلے میں قریباً ایک سو کاغذ داخل کرائے ہیں۔

یونیورسٹی کی نشست کے لئے کاغذات داخل کرنے والوں میں محمد علی باجوہ، محمد طفیل، ڈاکٹر خلیفہ شجاع الدین ڈاکٹر عبدالوحید اور آغا بیدار بخت شامل ہیں عورتوں کی پہلی تین نشستوں کے لئے جو اندرون شہر اور بیرون لاہور کیلئے مخصوص ہیں۔ آٹھ خواتین نے نامزدگی کے کاغذات داخل کرائے ہیں۔ (اسٹاف رپورٹر)

ایڈیٹر روشن دین تنویر بی اے ایل ایل بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے پاکستان ٹائمز پریس میں چھپوا کر ۳ میکلیگن روڈ لاہور سے شائع کیا

۱۳ فروری سے لیکر ۲۴ مارچ تک احباب خصوصیت سے دعائیں کریں

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کا ارشاد

ربوہ ۲/۲/۵۱ آج جمعہ کے خطبہ میں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے جماعت کو اس طرف توجہ دلائی کہ میں نے پچھلے خطبہ جمعہ میں بیان کیا تھا کہ ہماری جماعت مذہبی جماعت ہے۔ ہماری جماعت صرف مذہبی جماعت ہی نہیں بلکہ انقلابی جماعت ہے۔ خدا تعالےٰ نے اسے دنیا کے خیالات۔ افکار۔ عقائد اور عمل کو بدلنے کے لئے کھڑا کیا ہے۔ ہم اس وقت تک انقلاب نہیں کر سکتے جب تک ہمارے دلوں میں انقلاب نہیں ہو جاتا۔ انقلابی تغیر کے لئے ضروری ہے کہ دنیا اس کی مخالفت کرے۔ ہماری جماعت پر مخالفت کے کئی دور آئے ہیں۔ کبھی مخالفت اس مقام پر پہنچ جاتی ہے جس مقام کا مقابلہ انسانی طاقت کے اندر ہوتا ہے۔ اور کبھی مخالفت کا مقام اتنا بلند ہوتا ہے کہ اس مقام کا مقابلہ انسانی طاقت سے باہر ہوتا ہے اور اس وقت انسان خدا تعالےٰ سے استمداد کرتا ہے اور اس کی گریہ زاری اس مقام پر پہنچ جاتی ہے کہ خدا کا عرش بھی ہل جاتا ہے۔ یہ زمانہ ایسا آ رہا ہے کہ اس وقت اندرونی اور بیرونی حکام اور رعایا کا بعض حصہ احمدیت کی مخالفت پر تلا ہوا ہے۔ اور ان کی مخالفت کا مقابلہ ہماری طاقت سے بالا ہے آؤ ہم خدا تعالےٰ سے استمداد کریں اور اپنے دشمنوں کا مقابلہ دعاؤں کے تیروں سے کریں۔ ان تیروں سے جن کا مقابلہ دنیا کی کوئی طاقت۔ دنیا کا کوئی ہتھیار نہیں کر سکتا۔ وہ آسمانی تیر ہر ایک مخالفت کو کچل دیتے ہیں۔ آسمانی تیر ہی ہوتے ہیں جن سے ہارٹ فیل ہو جاتے ہیں۔ آسمانی تیر ہی ہوتے ہیں جن سے دشمنوں کے دلوں میں کمزوری آ جاتی ہے میں جماعت کے مخلص دوستوں کو بلاتا ہوں کہ :۔

(۱) ہم یہ دعا کثرت سے پڑھیں۔ اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَجْعَلُکَ فِیْ نُحُوْرِھِمْ وَنَعُوْذُ بِکَ مِنْ شُرُوْرِھِمْ میں پہلا چلہ چالیس دن کا مقرر کرتا ہوں۔ جو احباب شامل ہونا چاہیں وہ شامل ہو جائیں۔ آج سے دس دن کے بعد ۱۳ فروری سے یہ چلہ شروع ہوگا اور ۲۴ مارچ تک جاری رہے گا۔

(۲) دوسری بات یہ ہے کہ سُبْحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ سُبْحَانَ اللّٰہِ الْعَظِیْم کا ورد کیا جائے۔

(۳) تیسری چیز درود شریف ہے۔ یہ کثرت سے پڑھا جائے۔

(۴) چوتھی چیز یہ ہے کہ نمازیں کثرت سے ادا کی جائیں۔ جو تہجد پڑھ سکتے ہیں وہ تہجد پڑھیں۔ جو تہجد نہیں پڑھ سکتے وہ ۲ دو نفل اشراق کے وقت یعنی ۹ بجے پڑھ لیں یا عصر سے قبل پڑھ لیں۔ اور ان نفلوں میں یہ دعا مانگا کریں۔

شاید لوگ ہنسیں گے کہ اتنے بڑے مقابلہ میں کیا تیر مارا ہے۔ ہنسنے والوں کو ہنسنے دو۔ جو چیز میں تمہیں دیتا ہوں وہ بہت زیادہ طاقت ور ہے۔ ضرورت ہے ایمان کی یقین کی اور عمل کی۔ جو خدا کی طرف بڑھتا ہے خدا اس کی طرف بڑھتا ہے۔ جو خدا کی طاقت پر یقین رکھتا ہے۔ اس کے سامنے دنیا کی ساری طاقتیں ہیچ ہو جاتی ہیں۔

دوسرے خطبہ میں فرمایا۔ نماز جمعہ کے بعد میں ایک نوجوان کا جنازہ جو لاہور سے آیا ہے پڑھاؤں گا۔ ذرا سی بے احتیاطی سے وہ فوت ہو گیا ہے۔ نہانے کے بعد وہ سو گیا تھا فالج گرا اور فوت ہو گیا۔ نہانے کے بعد سونا سخت مضر ہوتا ہے۔ اس نوجوان کے والد مخلص احمدی تھے۔ اس طرح تین اور دوستوں کے بھی پڑھاؤں گا۔

نماز جمعہ کے بعد حضور نے ایک جم غفیر کے ساتھ نماز جنازہ پڑھائی۔ یہ نوجوان سید عباس احمد صاحب ولد حافظ عبد المجید صاحب منصوری تھے۔ آپ موصی تھے۔ عمر ۲۸ سال تھی۔ نعش کے ساتھ حضرت میاں بشیر احمد صاحب قبرستان تک گئے۔

عبد الحمید آصف جنرل سیکرٹری ربوہ

تعلیم الاسلام کالج میں پروفیسر تھامسن کی تقریر

لاہور ۴ فروری۔ تعلیم الاسلام کالج کی لائبریری کے کمرہ میں ۴ بجے شام پروفیسر چارلس تھامسن صاحب جونیئر ایم۔ اے صدر شعبہ اقتصادیات ایف۔ سی کالج لاہور نے "اصول کرایہ" کے موضوع پر ایک نہایت پُر از معلومات اور مدلل تقریر فرمائی۔ صدارت کے فرائض جناب ڈاکٹر ایس۔ ایم اختر ایم۔ اے۔ پی۔ ایچ۔ ڈی صدر شعبہ اقتصادیات نے انجام دیئے۔ طلبا اور پروفیسروں کے علاوہ دیگر معززین بھی تشریف فرما تھے۔

تقریر کے بعد مقرر نے بعض سوالات کے جوابات دیئے۔ اور آخر میں جناب صدر صاحب نے بعض نکات کی تشریح فرمائی۔ اجلاس کے اختتام پر چائے کی دعوت دی گئی۔ اس طرح ۶ بجے یہ تقریب بخیر و خوبی انجام پذیر ہوئی۔

تحریک جدید کے وعدوں کی آخری تاریخ!

جیسا کہ سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز اعلان فرما چکے ہیں۔ امسال مغربی پاکستان کے لئے تحریک جدید کا وعدہ بھجوانے کی آخری تاریخ ۱۰ فروری ہے۔ یہ تاریخ قریب آ رہی ہے لیکن ابھی تک بہت سے احباب اور جماعتوں کی فہرستیں مرکز میں وصول نہیں ہوئیں۔ دفتر کی طرف سے احباب کو ساتھ کیساتھ منظوری کی اطلاعات دی جا رہی ہیں۔ اگر کسی دوست یا جماعت کو وعدہ بھجوانے کے دس دن کے اندر منظوری کی اطلاع نہ ملے تو ایسے دوستوں کو سمجھ لینا چاہیئے کہ ان کا وعدہ دفتر کو نہیں ملا۔ جملہ سیکرٹریان جماعت کی خدمت میں درخواست ہے کہ وہ جلد سے جلد اپنی جماعتوں کی فہرستیں مکمل کر کے سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے حضور ارسال فرمائیں۔ اگر کسی جگہ کے عہدہ داران کسی وجہ سے فہرست مکمل نہیں کر سکے تو دوسرے مخلصین کو ایسے موقعہ پر آگے بڑھنا چاہیئے اور خود فہرستیں مکمل کر کے بھجوا دینی چاہئیں۔ سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کا ارشاد ہے کہ ہر احمدی کو تحریک جدید میں شامل کرنے کی کوشش کی جائے۔ اس طرف خاص توجہ کی ضرورت ہے۔

وکیل المال ثانی تحریک جدید

یومیہ ۱۹۵۱ء شائع ہو گئی!

جملہ احباب جماعتہائے احمدیہ کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ یومیہ (یعنی ڈائری ۱۹۵۱ء) جس کا اعلان اخبار الفضل میں "مشعلِ راہ" کے ماتحت ہوتا رہا ہے۔ مجلد صورت میں تیار ہو کر دفتر ہذا میں پہنچ چکی ہے خریدار احباب مل کر مجموعی فہرست تیار کر کے مقامی امیر یا پریذیڈنٹ کی معرفت بمعہ قیمت نظارت دعوۃ و تبلیغ کو بھجوا دیں۔ مطلوبہ تعداد بذریعہ پارسل بھجوا دی جائے گی۔ قیمت فی جلد ۲/۴ روپے ہے۔ ڈاک کا خرچ الگ ہوگا۔

احباب اس بات کو یاد رکھیں کہ "یومیہ" کی ایک معین تعداد فروخت کے لئے الگ کی گئی ہے اس صورت میں پہلے مطالبات کو بہرحال ترجیح دی جائے گی۔

یومیہ ۱۹۵۱ء کی خصوصیات

(۱) پیش لفظ (اسے شائع کرانے کی ضرورت)

(۲) ضروری ہدایات۔

(۳) ضروری ایڈریس۔ ٹیلیفون نمبر گاڑیوں کے اوقات وغیرہ نوٹ کرنے کیلئے خالی صفحات۔

(۴) شرح مبادلہ۔

(۵) حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زندگی کے مشہور واقعات۔

(۶) مشرقی و مغربی پاکستان کے صوبہ جات دار الحکومت۔ رقبہ آبادی۔

(۷) دنیا کے مختلف ممالک میں مسلمانوں کی مجموعی آبادی۔

(۸) جماعت ہائے احمدیہ پاکستان و دیگر ممالک کی فہرست۔

(۹) تاریخوار طلوع و غروب آفتاب کے اوقات۔

(۱۰) بعض مفید اور سہل الحصول نسخہ جات۔

(۱۱) فہرست تعطیلات۔

(۱۲) نقشہ اوقات سحری و افطاری رمضان المبارک ۱۳۷۰ھ

(۱۳) محکمہ ڈاک و تار کے متعلق ضروری و مفید معلومات۔

(۱۴) یومیہ حساب تنخواہ و کرایہ مکان وغیرہ کا گوشوارہ

(ناظر دعوۃ و تبلیغ سلسلہ احمدیہ ربوہ)

روزنامہ — الفضل — لاہور
۱۰ فروری ۱۹۵۱ء

۱۰ فروری

احباب کو الفضل سے معلوم ہو چکا ہے کہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے امسال ۱۰ فروری پاکستان کے لئے تحریک جدید کے وعدوں کی آخری تاریخ مقرر فرمائی ہے۔ الفضل کا یہ پرچہ قریب کے احباب کو ۱۰ تاریخ کو ملے گا۔ اور دور و دراز رہنے والوں کو سات یا آٹھ تاریخ تک پہونچے گا۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ وعدوں کی آخری تاریخ بالکل سر پر آن پہونچی ہے۔ اس لئے احباب اور جماعتوں کو چاہئیے کہ اب توقف بالکل نہ کریں۔ اور آج ہی اپنی اپنی فہرستیں مرکز میں پہونچانے کے لئے بھیجدیں۔ یقیناً آج کے معنے کل نہیں ہیں۔ مگر جب آخری تاریخ اتنی قریب ہو تو آج کے معنی اس وقت کے لئے جائیں گے۔ ... وقت آپ کی الفضل نے یاد دہانی کرائی ہے

الفضل ہر ایک دوست کے پاس نہیں پہونچتا اس لئے ہر اس دوست کا جس کے پاس الفضل آتا ہے یہ فرض ہے کہ وہ جہاں تک ممکن ہو اس بات کو دوسرے دوستوں تک پہونچانے کی کوشش کرے۔ کہ اب تساہل کا وقت بالکل نہیں رہا۔ اور اس طرف فوری توجہ دی جانی چاہیئے اگر ایسا ہر دوست اپنا فرض ادا نہیں کرے گا۔ تو ہوسکتا ہے کہ گو وہ اپنا وعدہ تو اس وقت بھیج دے۔ مگر کسی دوسرے دوست کو جس کو وہ اطلاع دے سکتا تھا۔ اور جس کا ارادہ وعدہ کرنے کا ہوسکتا ہے وقت پر اطلاع نہ ہوئی۔ اور اس وجہ سے اس سے بھول ہو گئی۔ تو خبر رکھتے ہوئے اس کو اطلاع نہ دینا بھی تو سستی میں شمار ہوگا۔ اس لئے ضروری ہے کہ قارئین الفضل اپنے دوستوں کو بھی متنبہ کر دیں کہ اب کل کی گنجائش باقی نہیں رہی۔ تا کہ کوئی دوست محض غفلت اور بھول کی وجہ سے اس ثواب عظیم سے محروم نہ رہ جائے جیسا کہ احباب کو علم ہے۔ نیکی کے لئے دوسرے مومنوں کو ہوشیار کرنا بھی بجائے خود ایک بہت بڑی نیکی ہے۔ اور اس امر میں سستی اور بے پرواہی اس کے الٹ ہے۔

ہمیں امید ہے کہ ہماری یہ اپیل بُر اثر ثابت ہوگی۔ اور ہر ایک دوست جس کو اطلاع ہو چکی ہے۔ اور ہر ایک جماعت اپنی فہرست آج نہیں بلکہ اسی وقت مرکز میں بھیج دے گی۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو توفیق عطا کرے۔

اسلامی حکومت کے اصولوں کی ترتیب

چند علمائے اسلام نے بغیر اس کے کہ جمہور اہل اسلام نے انہیں منتخب کیا ہو۔ بطور خود کراچی میں ایک مجلس منعقد کر کے "اسلامی حکومت کے بنیادی اصولوں کی ترتیب" کر ڈالی ہے۔ یہ اجتماع ہمیں معاف رکھا جائے۔ اگر ہم سچی بات عرض کریں سوائے چند کے ایسے لوگوں کا ہے جن کے متعلق کہا جاسکتا ہے کہ

"من ترا حاجی بگویم تو مرا ملا بگو"

ان علما کو ہمیں پھر معاف رکھا جائے اگر ہم یہ عرض کریں اپنے آپ پر غلط اعتماد ہے کہ وہ جو کچھ کرتے ہیں بحیثیت تمام قوم کی نمائندگی کے کرتے ہیں۔ حالانکہ حقیقت یہ ہے کہ ان کو کسی نے بھی اپنا نمائندہ مقرر نہیں کیا۔ اور لطف یہ ہے کہ یہی وہ علمائے اسلام ہیں جو پاکستان کی دستور ساز اسمبلی پر یہ اعتراض کرتے ہوئے نہیں تھکتے۔ کہ وہ چونکہ عوام کی منتخب نہیں ہے۔ اس لئے ان کو دستور بنانے کا اختیار نہیں ہے۔ کیا ہمیں یہ بتایا جائیگا۔ کہ ان علماء کو کس نے چنا ہے۔ اور کس نے ان کو اختیار دیا ہے کہ وہ اپنے طور پر چند ہم خیال علماء کو جمع کر کے ایک مجلس منعقد کر ڈالیں۔ اور اس میں "اسلامی حکومت کے بنیادی اصولوں کی ترتیب" کر ڈالیں۔

پھر ذرا تفاخر ملاحظہ فرمایئے کہ جو اکثر خود ساختہ اصول ترتیب دیئے گئے ہیں۔ ان کو تمام دنیا کے سامنے پیش کیا گیا ہے۔ اور دعوت دی گئی ہے۔ کہ جو چاہے ان کو اپنا لے۔ سوال یہ ہے کہ تمام اسلامی کہلانے والی دنیا کی رائے لینا کہ یہ علماء ہمارے نمائندہ ہیں۔ ضروری نہیں تھی؟ یہ شریعت اسلامیہ کے ساتھ تمسخر نہیں ہے تو اور کیا ہے؟

یہی نہیں کہ ان علما نے اپنی نمائندگی کے جائز و ناجائز ہونے پر غور نہیں فرمایا۔ اور خود بخود ایک اجتماع منعقد کر ڈالا ہے۔ بلکہ بے جا فخر یہ دعوے بھی کیا گیا ہے۔ کہ جو لوگ کہتے تھے کہ علمائے اسلام کسی اسلامی دستور پر متفق نہیں ہوسکتے۔ وہ دیکھ لیں کہ متفق ہوئے ہیں کہ نہیں؟ چنانچہ مودودی صاحب نے اپنے بیان میں جو سہ روزہ "کوثر" ۵ فروری میں شائع ہوا ہے فرمایا ہے:۔

"واقعہ یہ ہے کہ مجلس صرف اس غرض کے لئے منعقد کی گئی تھی کہ مسلمانوں کے تمام بڑے بڑے مذہبی فرقوں کے چیدہ اور معتمد علیہ علماء جمع ہو کر بالاتفاق اسلامی حکومت کے بنیادی اصول مرتب کر دیں۔ تا کہ ساری دنیا کے سامنے ایک طرف یہ بات بھی واضح ہو جائے کہ اسلامی حکومت کس چیز کا نام ہے۔ اور دوسری طرف یہ غلط فہمی بھی رفع ہو جائے کہ مسلمانوں کے مذہبی فرقوں میں کوئی ایسی چیز متفق نہیں ہے جس پر ایک اسلامی ریاست قائم کی جاسکے۔ اس غرض کے لئے پاکستان کے ہر حصے سے تقریباً ۳۵ علماء جمع ہوئے تھے۔ جن میں دیوبندی بریلوی۔ اہلحدیث۔ شیعہ۔ غرض تمام بڑے بڑے مکاتب خیال کے نمائندے موجود تھے۔"

(کوثر ۵ فروری ۱۹۵۱ء)

اول تو جیسا کہ ہم نے شروع میں عرض کیا ہے مودودی صاحب نے یہ نہیں بتایا کہ ان ۳۵ علماء کو نمائندہ کس نے مقرر کیا تھا۔ پھر دیوبندی۔ بریلوی۔ اہلحدیث۔ شیعہ جن بخیال خویش بڑے بڑے چار گروہوں کا نام لیا گیا ہے۔ ان کے اپنے اپنے اندرونی خلفشار کو بغرض محال نظر انداز بھی کر دیا جائے یعنی مثلاً تمام دیوبندی کسی ایک کی نمائندگی پر متفق ہیں یا نہیں۔ تو پھر بھی ان علماء کے ماننے والوں کی تعداد پاکستان کے مسلمان کہلانے والی آبادی کا عشر عشیر بھی نہیں ہے۔ ان علماء میں سے اکثر ایسے ہیں جن پر سوائے چند ہزار کے باقی کسی کو بھی اعتماد نہیں ہے۔ اور بعض ایسے ہیں جن پر ایک شخص کو بھی اعتماد نہیں ہے۔

پاکستان میں سات کروڑ مسلمان آباد ہیں جن میں اکثر اکثریت ایسے لوگوں کی ہے۔ جو بیچارے ان علماء کی باہمی چپقلشوں سے بالکل ناواقف ہیں۔ پھر ایک بہت بڑی تعداد ایسے لوگوں کی ہے۔ جو ان علماء میں سے سوائے چند کے کسی کو بھی صاحب رائے ماننے کے لئے تیار نہیں ہیں۔ مختلف موٹے موٹے فرقوں کے چند ہم خیال علماء کو اکٹھا کر کے ایک ڈھانچہ تیار کر لینا "اسلامی حکومت کے اصولوں کی ترتیب" نہیں کہلا سکتا۔ "اسلامی حکومت کے اصولوں کی ترتیب" اس سے بہت اہم اور بلند ہے کہ ایک ملک کے علماء کی ایسی غیر نمائندہ جماعت اکٹھا ہو کر قرآن اور سنت کو اپنے تنگ نظرانہ حدود میں محدود کر دے اور یہ دعوے کرے کہ لو ہم نے اسلامی حکومت کے اصول ترتیب دے دیئے ہیں۔ مال بالکل تیار ہے جو چاہے اسکو استعمال کر سکتا ہے۔ یہ تو جیسا کہ ہم نے اوپر عرض کیا ہے۔ نعوذ باللہ شریعت اسلامیہ کے ساتھ تمسخر کے مترادف ہے گستاخی معاف ہم کسی عالم کی علمیت پر نکتہ چینی نہیں کر رہے۔ بات یہ ہے کہ یہ علماء جنہوں نے بطور خود اجتماع کر کے یہ اصول ترتیب دیئے ہیں خواہ علامۂ وقت ہی کیوں نہ ہوں اسلامی حکومت کے اصولوں کی ترتیب ایسا کام نہیں ہے کہ بعض باتوں میں چند ہم خیال علماء ملکر یہ کام کر ڈالیں۔ یہ کام ایسا ہے کہ اگر تمام دنیا کے موجودہ مسلمان علماء کہلانے والے ملکر بھی کریں۔ تو پھر بھی حقیقت یہ ہے کہ اسکو قابل قبول نہیں کہا جاسکتا۔ جب تک یہ ثابت نہ ہو جائے کہ ان میں سے ہر ایک فرقہ بندی کی سطح سے کلیتہً بلند ہے۔ اور کسی بڑے سے بڑے اسلامی کہلانے والے فرقہ کے ساتھ نہ تو رعایت کر سکتا ہے۔ اور نہ کسی چھوٹے سے چھوٹے اسلامی کہلانے والے فرقہ کی رائے کو نظر انداز کر سکتا ہے۔

بنیادی صداقت ایک ایسی چیز ہے کہ جس کا تعین کرتے وقت نہ تو کسی اکثریت کی رائے عامہ کی رعایت کی جاسکتی ہے۔ اور نہ اقلیت کی رائے کو ٹھکرایا جاسکتا ہے۔ اسلامی شریعت ایک جاودانی قانون کی حیثیت رکھتی ہے۔ جو اللہ تعالیٰ نے انسانوں کی راہ نمائی کے لئے نازل فرمایا ہے۔ اس کے بنیادی حدود و قیود متعین کرنا کسی بڑی سے بڑی موتمر تک کو اختیار نہیں ہے۔ چہ جائیکہ ایک ملک کے چند علماء ملکر اپنے خیال کے مطابق چند اصول بنالیں اور بزعم خود ان کو اسلامی حکومت کے اصولوں کی ترتیب خیال کر کے شائع کر دیں۔ اور فخر کرنے لگیں کہ دیکھا ہم نے کر کے دکھا دیا ہے یا نہیں؟

اے علمائے اسلام خدا تعالیٰ سے ڈریئے اسلام سے تمسخر نہ کیجئے۔ اپنے مزعومات کو اسلامی شریعت کا نام دے کر عوام کی آنکھوں پر پٹیاں نہ باندھیے۔ یہ سراسر دھاندلی ہے۔ ہم کسی عالم کی ہتک نہیں کرتے۔ بلکہ ایک حقیقت کو واضح کرتے ہیں۔ جو ان علمائے کرام کی نظر سے بالکل اوجھل رہی ہے۔

آزاد کے ملتان کانفرنس نمبر پر تبصرہ

چودھری محمد ظفر اللہ خانصاحب احراریوں کی نظر میں

ع گل است سعدی و در چشم دشمنان خار است

از مکرم مولوی ابو العطاء صاحب پرنسپل جامعہ احمدیہ احمد نگر

(۱)

جناب ایڈیٹر صاحب "آزاد" نے اپنے مناسب حال عنوان "چہ دلاور است دزدے کہ بکف چراغ دارد" کے ماتحت لکھا ہے کہ:-

"آج تک لوگ یہی پروپیگنڈا کرتے رہے کہ چودھری صاحب بڑے ہی قابل ہیں۔ ہم نے ان کی قابلیت کا کبھی بھی اقرار نہیں کیا۔ لوگ کہتے کہ وہ بڑے ایماندار ہیں ہم انہیں ایماندار بھی نہیں سمجھتے"

جناب عالی! آپ اگر سارے جہان کی رائے کے مطابق جناب چودھری محمد ظفر اللہ خانصاحب وزیر خارجہ پاکستان کی قابلیت اور ایمانداری کا اقرار فرما لیتے تو آپ کو احراری کون کہتا؟ آپ اقرار کریں یا نہ کریں مگر حقیقت بہر حال حقیقت ہے اور لگا ہے کا ہے آپ کو بھی نادانستہ طور پر اس حقیقت کا اعتراف بلکہ اعلان کرنا پڑتا ہے۔ ۲۶ دسمبر کے کانفرنس نمبر میں آپ نے مندرجہ بالا سطور شائع کیں اور ۲۲ جنوری ۱۹۵۱ء کے آزاد میں آپ نے ظفر اللہ خاں صاحب کے خلاف جو مقالہ شائع کیا۔ اس میں لکھا ہے:-

"اس اجلاس میں مجھے اندازہ ہوا کہ پاکستانی وفد کے لیڈر ظفر اللہ خاں کو اقوام متحدہ میں بڑی شہرت حاصل ہے۔ دوسرے ممالک کے نمائندے خاص طور سے عرب ممالک کے وفود ضروری باتوں میں ان سے مشورہ کرتے ہیں۔ ایک موقعہ پر جب غالباً لیبیا کا مسئلہ زیر بحث تھا اور ظفر اللہ کسی وجہ سے اسمبلی کے اجلاس میں نہیں آ سکے تھے تو مصری نمائندے فوراً گئے اور ان کو لے آئے" (آزاد ۲۲ جنوری مث)

کیا اب بھی آپ کو ظفر اللہ خان کی قابلیت و ایمانداری کا ماننے سے انکار ہے؟

(۲)

اگر سوال ہو کہ آخر کوئی تو بات ہوگی جس وجہ سے مدیر "آزاد" "بکف چراغ دارد" کا مصداق بن رہے ہیں تو لیجئے آپ آزاد کے ایڈیٹر صاحب کے الفاظ میں چودھری صاحب کا "قصور" پڑھ لیں۔ لکھتے ہیں کہ:-

"ہمارے وزیر خارجہ جو پاکستان کے خزانہ سے تنخواہ وصول کرتے ہیں۔ پاکستان کے دورے سے دورہ کرتے اور مامور ہیں خارجہ پالیسی کی نگہداشت پر۔ مگر کام مرزائیت کا کرتے ہیں خواندگان محترم ۱۷ دسمبر ۱۹۵۰ء کے الفضل میں پٹس برگ کا ایک رپورٹ ملاحظہ فرمائیے۔ چودھری سر محمد ظفر اللہ خانصاحب کی آمد پٹس برگ میں جناب چودھری صاحب ۱۵ اکتوبر بروز جمعہ پٹس برگ تشریف لائے۔ موقعہ سے فائدہ اٹھاتے ہوئے پٹس برگ میں آپ کے لیکچر کا انتظام کیا گیا جس کا اعلان اخبارات میں کیا گیا اسکے علاوہ ۱۵۰ غیر مسلم معززین کو دعوتی کارڈ بھیجے گئے۔ جلسہ سے پہلے کھانے کا انتظام کیا گیا تھا۔ جس پر علاوہ مقامی عہدیداروں کے بعض غیر مسلموں کو بھی مدعو کیا گیا۔ کھانے کے بعد مکرم چودھری صاحب نے اسلام کے مختلف پہلوؤں پر ڈیڑھ گھنٹہ تقریر فرمائی۔ حاضرین سے کشن ہاؤس کے تمام کمرے بھر پور تھے۔ اور جگہ کی کمی کی وجہ سے ہمارے ممبروں کو باہر سڑک پر کھڑا ہونا پڑا۔ لاؤڈ سپیکر کا انتظام کیا گیا تھا۔ جلسہ کے بعد اخبار کے نمائندوں نے فوٹو لئے اور اخبارات میں شائع کئے۔ اس موقعہ پر پاکستان کے سٹوڈنٹس کے علاوہ ہندوستانی سٹوڈنٹس کو بھی خاص طور پر بلایا گیا تھا۔ خدا کے فضل سے جلسہ بہت کامیاب رہا۔ اس سہ ماہی میں پٹس برگ میں پانچ افراد بیعت کر کے سلسلہ عالیہ احمدیہ میں داخل ہوئے۔ دعا ہے کہ خدا تعالے انہیں استقامت بخشے۔ اسلام اور احمدیت کے لئے مفید وجود ثابت کرے"

اب آپ غور کیجئے کہ پاکستان کے مسلمان طلباء جنہیں میرزائی ایجنٹ گھیر کر وزیر خارجہ کی تبلیغ مرزائیت کا شکار بنا کرلے گئے ان کے ایمان کا کون محافظ ہے؟"

(آزاد ۲۶ دسمبر)

معزز قارئین! اس سارے اقتباس میں جناب چودھری ظفر اللہ خانصاحب کا صرف اتنا "قصور" مذکور ہے کہ انہوں نے پٹس برگ امریکہ کے جلسہ میں "اسلام کے مختلف پہلوؤں پر ڈیڑھ گھنٹہ تقریر فرمائی" کیا پاکستان کے کسی وزیر کا اسلام کے متعلق تقریر کرنا اس کی ناقابلیت اور بے ایمانی کی دلیل ہے؟ احراری صاحبان آخر کوئی تو معقول بات فرمائیں۔ احراری ایڈیٹر اس بات سے خوش نہ ہوا کہ امریکہ کے غیر مسلم معززین" اور امریکہ میں ہندو طالبعلموں تک چودھری صاحب کے ذریعے سے اسلام کا دلآویز پیغام پہنچا۔ اسے اس ساری کارروائی میں یہ بات قابل اعتراض نظر آئی ہے کہ اس موقعہ پر پاکستان کے مسلم طلباء کیوں شریک ہوئے اور انہوں نے اسلام کے متعلق چودھری صاحب کا لیکچر کیوں سنا؟

امریکہ میں پڑھنے والے پاکستانی مسلم طلباء کوئی بھیڑیں نہیں کہ جن کے گھیر کر لانے کا سوال پیدا ہوتا جیسا کہ تاج الدین صاحب انصاری کہہ رہے ہیں۔ وہ ذی شعور آزاد۔ بالغ النظر انسان ہیں۔ ان کا گھیر کر لانے اور شکار کرنے کا ذکر ان کی توہین ہے۔ احراریوں کو امریکہ میں پاکستانی مسلم طلباء کے ایمان کا اندر تو ہر پہلو سے اطمینان ہے۔ صرف خطرہ یہ ہے کہ ظفر اللہ خاں کی اسلام پر تقریر سنکر وہ کہیں ایمان سے بے بہرہ نہ ہو جائیں ع

بریں عقل و دانش بباید گریست

جناب ایڈیٹر صاحب آزاد پریشان ہو رہے ہیں کہ ان طلبہ کے ایمان کا امریکہ میں "کون محافظ ہے" حالانکہ وہ پریشان ہونے کی بجائے اپنے ان "مبلغین" کو جو احراری تبلیغ کے ماتحت امریکہ میں اسلام پھیلا رہے ہیں اس بارے میں ہدایت دے سکتے تھے۔ مجلس احرار جب اشاعت اسلام کی اجارہ دار ہے تو اس کے "مبلغ" یہاں "مرزائیوں" کو گالیاں دینے کی بجائے امریکہ میں "تبلیغ" کے لئے کیوں نہیں جاتے۔ اگر پہلے انہیں فرصت نہیں ہوتی تو کیا اب بھی ان کو کوئی بزرگ امریکہ میں "تبلیغ" کے لئے جائیں گے؟

(۳)

ہم نے مندرجہ بالا سطور میں احرار کو توجہ دلائی ہے۔ کہ وہ امریکہ کے طلباء کے "ایمان" کی حفاظت کے لئے اپنے "مبلغین" وہاں بھجوا دے۔ ہو سکتا ہے کہ آپ کہیں کہ یہ مشورہ احرار کی پاکستان میں "مساعی" کو ختم کرنے کے لئے دیا جا رہا ہے۔ اس لئے میں امریکہ کے علاوہ انگلینڈ میں بھی احراری مبلغین کی ضرورت کے لئے صدر مجلس احرار مولوی محمد علی صاحب جالندھری کے الفاظ پیش کر دیتا ہوں۔ مولوی صاحب موصوف کہتے ہیں کہ:-

"میرے پاس انگلینڈ سے ایک آدمی آیا کہنے لگا کہ مولوی صاحب آپ کیوں خواہ مخواہ اتنی کوشش کرتے ہیں یہاں آپ اپنا بوریا بستر توڑ دیں۔ اپنی یہ تمام مساعی ختم کر دیں۔ یہ فتنہ تو سارا انگلینڈ سے پھل پھول کر باہر نکلتا ہے۔ انتہائی حیرانی کا اظہار کرتے ہوئے میں نے پوچھا وہ کیسے؟ اس نے جواب دیا۔ مولانا! وہ طالبعلم جو تعلیم حاصل کرنے کے لئے انگلستان جاتے ہیں اور آئی سی ایس ہو کر واپس آتے ہیں۔ وہاں ان کو پارٹیاں دی جاتی ہیں وہیں ان سے ساری باتیں ہوتی ہیں اور وہ مرزائیت سے پوری طرح متاثر ہو کر اپنے ملک کو واپس لوٹتے ہیں"

(آزاد ۲۶ دسمبر ۱۹۵۰ء)

یہ بات درست ہے یا غلط احرار کو بہر حال مسلم ہے۔ تو کیا ابھی وقت نہیں آیا کہ احراری صاحبان اپنے مولویوں اور مبلغوں کو انگلستان اور امریکہ بھجوائیں جس کے نتیجہ میں ان "مبلغین" کو بھی مہذب لوگوں سے بات کرنی آجائیگی اور گالیوں کی عادت بھی جاتی رہے گی۔ نیز انہیں بیرونی دنیا میں اسلام کی مشکلات کا بھی احساس ہو جائیگا۔ شاید اس طرح انہیں احمدی مبلغوں کی قربانیوں کی قدر بھی معلوم ہو جائے۔ ہاں سب سے بڑھ کر یہ ہوگا کہ وہ اپنے غلط عقائد پر غور کر سکیں گے۔ انہیں معلوم ہوگا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو انیس سو سال سے آسمان پر بجسدہ العنصری مان کر اور سید الانبیاء حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کو فوت شدہ زمین میں مدفون قرار دے کر کس طرح عیسائیوں کو مسلمان بنایا جا سکتا ہے؟ وہ یورپ و امریکہ میں تبلیغ اسلام کے لئے جانے پر سمجھ سکیں گے کہ قرآن مجید میں بیسیوں اور سینکڑوں آیات کو منسوخ مانتے ہوئے وہ کس طرح فضیلت قرآن کو ثابت کریں گے۔ ان پر آشکار ہو جائے گا۔ کہ الہام اور وحی کے دروازے کو بند کر کے یورپ اور امریکہ کے مادہ پرستوں کو کس طرح حلقہ بگوش اسلام کیا جا سکتا ہے۔ وہاں جا کر ان پر روشن ہوگا کہ آخری زمانہ میں آسمان سے حضرت عیسےٰ علیہ السلام کے نزول کو ماننا مبلغین اسلام کو کس طرح الجھنوں میں ڈالتا ہے۔

غرض اگر یہ لوگ تبلیغ اسلام کے لئے باہر جائیں تو ان پر احمدی عقائد کی حقانیت و فضیلت واضح ہو جائے گی۔ اور ان کے اپنے موجودہ غلط عقائد کی حقیقت بھی کھل جائے گی۔ اب سوال تو صرف یہ ہے کہ کیا احراری لوگ تبلیغ اسلام کے بلند بانگ دعاوی کے باوجود اسلام کی اشاعت کے لئے امریکہ اور یورپ جائیں گے؟ جواب یہ ہے کہ وہ ہرگز نہیں جائیں گے۔ اگر وہ وہاں جا کر یہ نیک کام کرنے لگ پڑے تو یہاں پر احمدیوں کو گالیاں کون دے گا؟ احمدیوں کے جلسوں میں ہلڑ کون مچائے گا؟ اور یہاں کے مسلمانوں سے صدقات و زکوٰتیں کون لے گا؟ احرار کو جب ان کاموں سے ہی فرصت نہیں تو امریکہ و انگلستان کو وہ کیا کریں!!

درخواستہائے دعا

میرے محترم بھائی حکیم عبد الرحمٰن صاحب شمس سیکرٹری مال جماعت احمدیہ شورکوٹ کو اچانک چوٹ لگنے سے بازو کی ہڈی ٹوٹ گئی ہے احباب کرام نہایت دردِ دل سے صحت کاملہ و عاجلہ کیلئے دعا فرمائیں

محمد سلیمان قائد مجلس خدام الاحمدیہ شورکوٹ

(۲) میرا بچہ بعارضہ انفلوئنزا بیمار ہے احباب جماعت بچہ کی صحت یابی کیلئے دعا فرمائیں۔

خورشید احمد انسپکٹر وصایا گھٹیالیاں

123

ایک غیر احمدی دوست کا مکتوب

ذیل کا مکتوب ایک غیر احمدی دوست نے بنام ابوالسیف عتیق الرحمٰن فاروقی صاحب چنیوٹ برائے اشاعت الفضل ارسال فرمایا ہے۔ ہم بلا تغیر و تبدل درج کرتے ہیں:۔

پنڈی بھٹیاں
21-1-51

محترم فاروقی صاحب السلام علیکم

بندہ نے مورخہ ۲۹/۱/۵۱ جلد عنس نمبر شمارہ عنس ۲۸ کے "زمیندار" اخبار میں وہ مراسلہ جو آپ کی طرف سے شائع ہوا پڑھا۔

میں احمدی نہیں۔ مگر ایک مسلمان ہونے کی صورت میں آپ کو یہ جواب دے رہا ہوں۔ بقول کسی شاعر کے ؎

"کہتا ہوں سچ کہ جھوٹ کی عادت نہیں مجھے"

مکرمی! آپ نے صرف متعصبانہ نگاہ سے یہ مراسلہ شائع کرایا ہے۔ اور تصویر کے ایک رخ کو دیکھ کر لکھا ہے۔ کاش خداوند آپ کو توفیق دے۔ اور آپ دوسری طرف بھی دیکھیں۔ آپ نے اس چیز کا خود اعتراف کیا ہے۔ کہ احمدی صاحبان ہر وقت تبلیغ کرتے رہتے ہیں۔

محترم! تو آپ کو کسی نے منع تو نہیں کیا۔ کہ آپ بھی اپنا پروپیگنڈا نہ کریں۔ بلکہ آپ کو چاہیئے تھا کہ اُن اصحاب سے تبادلہ خیال کرتے۔ اگر وہ غلط تھے تو یقینی چیز ہے کہ آئندہ کبھی وہ ایسا نہ کرتے اور اگر وہ صحیح ہیں۔ تو آپ کو اپنی شکست کا اعتراف کر لینا تھا۔ اور اُن میں شامل ہو جانا تھا۔ شکست تو واقعی آپ نے مان لی۔ مگر یہ چاہا۔ کہ جبر و تشدد سے اُن کو اپنے میں شامل کر لیا جائے۔

قرآن شریف میں یہ کسی جگہ نہیں لکھا ہوا۔ کہ کسی پر ظلم کر کے اپنے میں شامل کر لو۔ انبیاء کرام نے بھی کبھی اس طرح کسی پر ظلم نہیں کیا۔ جس طرح آپ کی قسم کے لوگ کر رہے ہیں۔ اور پھر حکومت کو خواہ مخواہ اس میں شامل کرنا چاہتے ہیں خدارا آپ لوگ اپنے اخلاق و اطوار کو سنبھالئے اور پھر دیکھئے۔ کہ کون لوگ سیدھے راستہ پر چل رہے ہیں۔

کیا آپ نے اسی شمارہ کے صفحہ آخر میں اس خبر کا بچشم خود مطالعہ کیا۔

"سندھ میں اذان۔ اور نماز باجماعت بند کر دی گئی۔ اذان دینے والے قیدیوں پر گولی چلائی گئی۔"

تو میرے محترم کیا یہ ٹھیک ہوا؟ کاش آپ اس بارے میں بھی ایک مراسلہ اور اپنے نام سے شائع کرا دیتے۔ اور ایک مرتبہ پھر آپکے نام کو نمائش کا موقعہ مل جاتا۔ کیا اُمید کروں کہ آپ اس کا جواب ضرور شائع کرائیں گے۔ مگر چند اپنے قیمتی لمحہ جات کو ضائع کر کے اور مذہبی کتابوں کا مطالعہ کرنے کے بعد۔

میں ہوں آپ کا مخلص
سید صابر علی شاہ۔ ایس۔ ایس
لاہور

پتہ مطلوب ہے

سراج دین ولد مستری نظام الدین صاحب کھو کھر سکنہ محلہ دارالبرکات قادیان کے موجودہ ایڈریس کی ضرورت ہے۔ کوئی صاحب اگر جانتے ہوں۔ تو اطلاع دے کر مشکور فرمائیں۔ اُن کی شادی گوجرانوالہ میں ہوئی ہوئی تھی۔ اگر اُن کے سسرال میں سے کوئی صاحب پڑھیں۔ تو ان کے موجودہ پتہ سے مشکور فرمائیں۔

(عبد الرشید برائے چوہدری محمد الدین اینڈ سنز سلطانپورہ)

عاجزانہ درخواست دعا۔ میری بیوی کو کئی ماہ سے بخار آ رہا ہے۔ جلسہ سالانہ ربوہ سے واپسی پر نمونیہ ہو گیا۔ اللہ تعالیٰ نے صحت دیدی۔ پھر ٹائیفائیڈ کا حملہ ہوا۔ اللہ تعالیٰ نے اس سے بھی محفوظ فرما دیا اب بخار بھی ہو جاتا ہے اور کمزوری بھی ہے۔ اللہ تعالیٰ صحت عطا فرمائے۔

(۲) میرا لڑکا محمد سلیمان اس سال دسویں جماعت کا امتحان دے رہا ہے۔ احباب کامیابی کے لئے دعا فرمائیں کہ خادم دین بنائے۔ (محمد ابراہیم الفضل)

۱۹۵۰ء میں پنجاب کی زرعی آبادکاری

بحالیاتی بندوبست سکیم کے ماتحت کل دس لاکھ رجسٹر شدہ دعاوی میں سے اب تک اراضی کے آٹھ لاکھ دعاوی فارم تصدیق ہو چکے ہیں۔ بحالیاتی مشاورتی کمیٹی کے صدر کی طرف سے نئی سکیم کی بدولت جس میں سنٹرل ریکارڈ روم میں دعاوی تصدیق کرنے کی بجائے ضلعوں میں اس کام کی تکمیل پر زور دیا گیا ہے۔ اراضی پر آبادکاری کا کام بڑی تیزی سے پایہ تکمیل کو پہنچا ہے۔ دعاوی کی تصدیق کے لئے کاغذات ان متعلقہ ضلعوں میں بھیجے گئے۔ جہاں درخواست دہندگان زمین کی الاٹمنٹ کے خواہشمند تھے۔ اس طریق کار سے صوبہ میں آبادکاری کا کام بڑی سرعت سے انجام پذیر ہوا۔ کیونکہ دعاوی کی تصدیق اور جانچ پڑتال کے بارے میں عاجلانہ کارروائی پر ہی مہاجرین کی فوری آبادکاری کا دارومدار ہوتا ہے چونکہ لائل پور۔ منٹگمری (ماسوائے تحصیلات دیپالپور اور پاکپٹن) ملتان (ماسوائے تحصیل لودھراں) کے اضلاع اور ضلع شاہپور کے کالونی ایریا ایسے کثیر الآباد علاقہ میں غیر الاٹیوں کے دعاوی پورے کئے جانے ممکن نہیں سمجھے گئے تھے۔ اس لئے انہیں غیر کثیر الآباد علاقوں میں اپنے دعاوی فارم منتقل کرانے کے لئے کہا گیا۔ اور ایسا کرنے میں انہیں یہ رعائت بھی دی گئی۔ کہ وہ اپنی پسند کے تین مختلف اضلاع کا نام بلحاظ ترجیح دے سکتے ہیں۔

مساوی سلوک روا رکھنے اور متعدد الاٹمنٹوں کے سدباب کے لئے افسر بندوبست کے عہدہ کا ایک افسر مقرر کیا گیا۔ تاکہ موقعہ پر ہی تمام ایسے اشخاص کے مطالبات پر کارروائی کی جائے۔ جن کے کاغذات مال ہندوستانی حکومت سے موصول نہیں ہوئے تھے۔ مذکورہ افسر کو ان اشخاص کے دعاوی فیصلہ کرنے کا اختیار دیا گیا۔ جو عارضی بحالیاتی سکیم کے تحت الاٹ شدہ رقبہ کے مساوی یا اس سے کم رقبہ حاصل کرنے کے مستحق تھے مگر بڑے رقبوں کے دعاوی کی صورت میں افسر مذکور کو تحقیقات کے بعد بحالیات مشاورتی بورڈ کے پاس احکام کے لئے کارروائی ارسال کرنے کی ہدائت کی گئی۔

بحالیاتی بندوبست سکیم کے تحت جسے پاکستان پنجاب مشترکہ رفیوجی کونسل کے زیر ہدائت عملی جامہ پہنایا گیا تھا۔ یہ فیصلہ کیا گیا۔ کہ اُن اشخاص کے دعاوی کل طور پر پورے کئے جاویں۔ جو اڑھائی صد ایکڑ تک اراضی کی الاٹمنٹ کا استحقاق رکھتے ہوں گے۔ مگر اس حد سے تجاوز کرنے والے دعاوی کے متعلق پچاس فی صدی تخفیف عمل میں لائی جائے گی۔ لیکن کسی صورت میں بھی ساڑھے چار سو ایکڑ سے متجاوز اراضی کی الاٹمنٹ نہیں ہو سکے گی۔

مجوزہ علاقوں کے مہاجرین بھی جو کراچی میں مقیم ہو چکے تھے۔ پنجاب میں بحالیاتی بندوبست سکیم کے تحت اپنے دعاوی رجسٹر کرانے کے اہل قرار دیئے گئے اس کے علاوہ مجوزہ علاقوں سے جالندھر کیمپ کی معرفت آنے والے مہاجرین کے حق میں نئے دعاوی فارم رجسٹر کرانے کی پابندی بھی نرم کر دی گئی سو درخواست دہندگان سے ان کے نووارد ہونے کے متعلق کافی ثبوت حاصل کرنے کے بعد ان کے دعاوی تمام غیر گنجان اضلاع کے لئے رجسٹر کئے گئے۔

مذکورہ سکیم کے تحت الاٹمنٹیں کرتے وقت بعض مہاجرین کو اُن کی عارضی طور پر الاٹ شدہ زمین سے اس وجہ سے بیدخل کیا گیا تھا کیونکہ ان کے کاغذات مال ہندوستان سے موصول نہیں ہوئے تھے۔ محکمہ بحالیات اراضی نے مقامی افسران کو ہدائت جاری کر دی تھی۔ کہ کوئی الاٹمنٹ محض اس بناء پر کہ ہندوستانی مجوزہ علاقہ میں دعویدار کی چھوڑی ہوئی اراضی کے متعلق ریونیو ریکارڈ موصول نہیں ہوا منسوخ نہ کی جائے۔

اپریل ۱۹۵۰ء میں بندوبست اور مال کے محکموں کے عملہ کو مدغم کر کے بحالیاتی بندوبست سکیم کے مطابق مہاجرین میں اراضی کی مشروط مستقل الاٹمنٹ سے متعلق ضلعی کام میں زیادہ سے زیادہ ہم آہنگی اور تعاون پیدا کرنے کے لئے اقدام کئے گئے۔ پاکستان قائم ہونے کے بعد چونکہ پنجاب کے شہروں میں آبادی کا زبردست دباؤ رہا ہے۔ اس لئے شہروں کی توسیع کے متعلق سکیمیں نہائت ضروری خیال کی گئیں لہٰذا محکمہ بحالیات اراضی کی طرف سے مقامی افسروں کو ہدائت کی گئی کہ وہ اس مسئلہ کا جائزہ لے کر یہ سفارش کریں۔ کہ کس قدر رقبے کو بحالیاتی بندوبست سکیم کے عملدرآمد سے علیحدہ رکھا جائے۔ اس کے علاوہ یہ ہدایات بھی جاری کی گئی تھیں۔ کہ شہروں کی توسیع کے لئے متروکہ اراضی قطعی طور پر مخصوص کرنے کے فیصلہ تک ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹرز کے اردگرد تین میل اور کسی دوسرے شہری قصبہ کے دو میل کے اندر واقعہ کسی متروکہ رقبہ کے مستقل حقوق کسی شخص کو نہ دیئے جائیں۔ بندوبست کے عملہ کو مجوزہ رقبہ کے متصل مکان رقبہ مخصوص رکھنے کا حکم بھی دیا گیا۔ تاکہ مہاجرین کی آبادکاری میں بلاوجہ کوئی رکاوٹ نہ پیدا ہو سکے۔

مقامی افسروں کو یہ بھی ہدائت کی گئی۔ کہ مقامی حالات کے پیش نظر دیہات میں ڈسپنسری کوآپریٹو سٹور۔ کلب گھر۔ سکول۔ پانی کا تالاب (۳) مسجد گاہیں۔ دیہی جنگل۔ قبرستان۔ وسعت آبادی بٹوارہ گھر اور کھیل کے میدان ایسے جملہ مقاصد یا ان میں سے کسی ایک مقصد کے لئے دیہاتی آبادی میں یا دیہاتی آبادی کے قریب زمین مخصوص رکھی جائے۔ مگر مہاجرین کی طرف سے اگر ایسی اراضی زراعتی مقاصد کے عارضی طور پر استعمال میں لائی جائے۔ تو اس میں کوئی اعتراض نہیں ہوگا۔ حالیہ سیلاب میں نقصانات کے باعث محکمہ نے زیر آب علاقوں میں مناسب جگہوں پر آبادی قائم کرنے کے وسائل تجویز کر کے ارسال کرنے کو کہا۔ جو اُن کی رائے میں آبادی قائم کرنے کے لئے موزوں ہوں۔ اس کے علاوہ محکمہ نے اپنے عملہ کو متروکہ دیہات میں آئمہ مساجد کو ۲ سے ۳ ایکڑ رقبہ آب پاش اور ۴ سے ۶ ایکڑ رقبہ بارانی فی کنبہ الاٹ کرنے کی بھی ہدائت کی۔

حیات بعد الموت کا اسلامی نظریہ اور علوم جدیدہ

(از مکرم ڈاکٹر شاہ نواز خاں صاحب کالا ضلع جہلم)

(۵)

عربی زبان کی ایک خصوصیت

عربی زبان جو ام الالسنہ ہے۔ اس میں بھی یہ خوبی پائی جاتی ہے۔ کہ حروف کی تبدیلی بلکہ ان کے اعراب کی تبدیلی سے نئے الفاظ بنائے جا سکتے ہیں۔ جو نہ صرف سب با معنی ہوتے ہیں۔ بلکہ ان کے اندر اور ان کے مادہ (روٹ) کا مفہوم بھی قائم رہتا ہے۔ اور اشتراک نظر آتا رہتا ہے۔ اس تفصیل کی اس جگہ گنجائش نہیں۔ نہ ہی اس کا موقع ہے۔ صرف ایک مثال دے دیتا ہوں۔ عربی کے م۔ ل۔ ک تین حروف جس لفظ میں جمع ہو جاویں خواہ ترتیب کوئی بھی ہو۔ ان کے اندر دباؤ۔ غلبہ۔ یا طاقت کا مفہوم ضرور پایا جائیگا۔ اس کا ایک معروف لفظ مَلِک ہے جس کے معنے بادشاہ کے ہیں۔ اب اس کو الٹا پلٹا کر جو نئے لفظ بنتے ہیں۔ مثلاً لَمَک کلم۔ مَلَک۔ مُلک وغیرہ یعنی تھپڑ مارنا کاٹنا۔ زخم کرنا۔ فرشتہ اور ملک وغیرہ ان سب کے معانی میں اشتراک پایا جاتا ہے۔ پس ثابت ہوا کہ اللہ تعالےٰ جو رب ہے۔ خالق ہے۔ علیم ہے۔ مالک ہے۔ جو خلق کو پہلی بار بنا کر تھکا نہیں۔ جو اب بھی نئے ستارے بنا کر یونیورس کو وسیع کر رہا ہے۔ جو مخلوق کو بنا کر نعوذ باللہ بے دخل نہیں ہو گیا۔ جو اس دنیا میں قیامت صغریٰ (نشاۃ روحانیہ) اپنے انبیاء کے ذریعہ ناموافق حالات میں بپا کرتا ہے۔ یعنی روحانی مردوں کو زندہ کرتا رہتا ہے۔ وہ خدا اس بات پر قادر ہے۔ کہ مرنے کے بعد جسمانی مردوں کو دوبارہ اگلے جہان میں زندہ (بعث) کر دے۔

دو دلچسپ سوالات

اس مضمون کو ختم کرنے سے قبل میں دو دلچسپ اعتراضات کا مختصر جواب دے دیتا ہوں۔ جو دراصل اعتراض نہیں بلکہ اصل مضمون کی تشریح اور اس کا حصہ ہی ہیں۔

(۱) پہلا سوال یہ ہے۔ کہ زندگی میں روح کے ساتھ انسان کا جسم بھی ہر کام میں خواہ وہ اچھا ہو یا بُرا شامل ہوتا ہے۔ انسان کا موجودہ مادی جسم بھی عیش و آرام یا تکالیف اور مصائب میں حصہ لیتا ہے پھر کیا وجہ ہے کہ جب جزا سزا کا وقت آئے گا۔ تو اس وقت بھی نئے جسم کو کھڑا کر دیا جائے گا۔ کیا یہ بے انصافی نہیں۔ کہ روحانی ریاضتوں (سردیوں کے نوافل اور گرمیوں کے روزے۔ تنگی کے ایام کے چندے صدقہ وخیرات وغیرہ) میں تو موجودہ مادی جسم نے حصہ لیا۔ مگر انعام دیتے وقت کسی اور کو کھڑا کر دیا گیا۔ اسی طرح گناہ اور بدکاریوں میں عیش اور لذت تو موجودہ مادی جسم نے حاصل کی۔ مگر سزا دیتے وقت ایک نئے روحانی جسم کو پیش کر دیا گیا۔ جو کہ سراسر ظلم ہے۔

اس کا جواب یہ ہے۔ کہ بے شک بعث روحانی جسم کا ہوگا۔ مگر وہ کوئی نئی شے نہ ہوگا۔ بلکہ اسی مادی جسم کا ایک لطیف روحانی حصہ ہوگا۔ جو موجودہ مادی جسم کا ہر لحاظ سے شبیہہ ہوگا۔ اور وہ ان تمام عادات اور خصوصیات کا حامل ہوگا۔ جو کہ موجودہ مادی جسم میں پائی جاتی ہیں۔ یعنی وہ ان تمام اعمال کا (اچھے یا بُرے) نقش لے کر آئے گا۔ جو انسان نے دنیا میں کئے ہونگے۔ جس طرح نطفہ جو ایک حقیر سا خوردبینی کیڑا (ذرہ حیات) ہوتا ہے۔ اپنے اندر تمام صفات۔ خصوصیات اور میلانات اپنے والدین کے لے کر آتا ہے۔ (بلکہ بعض دفعہ تو دادا اور پردادا کے میلانات بھی لے آتا ہے) جو کہ بعد میں ماں کے خون سے پرورش پا کر صرف حجم میں بڑھتا ہے۔ اور ایک رگ تک باہر سے نہیں آتی۔ ماں صرف اس کو خوراک دیتی ہے۔ تا وہ زندہ رہے۔ اور بڑھے۔ وہ اس کو ایک ریشہ بھی جسم کا نہیں دیتی۔ ہر ایک ذرہ۔ ہر ایک رگ پٹھہ۔ اعضا۔ بال۔ دانت وغیرہ ہر شے اندر سے آتی ہے۔ پس جس طرح نطفہ باوجود حقیر پانی کا ذرہ ہونے کے والدین کا شبیہہ اور انکی تمام خصوصیات کا مظہر اور حامل ہوتا ہے۔ اسی طرح وہ روحانی ذرہ جس سے نیا جسم اخروی زندگی کے لئے تیار کیا جائے گا۔ پہلے مادی جسم کا تسلسل اور ہر لحاظ سے شبیہہ اور خصوصیات کا مظہر اور حامل ہوگا۔

ہر سات سال کے بعد نیا جسم

اس کے علاوہ ایک اور پہلو سے بھی اس پر روشنی پڑ سکتی ہے۔ یہ خیال کہ موجودہ جسم موت کے وقت بھی وہی ہوتا ہے۔ جو انسان ماں کے پیٹ سے لے کر آتا ہے۔ تجربہ اور مشاہدہ سے غلط ثابت ہوا ہے۔ ڈاکٹری کے ماہرین کی تحقیقات نے ثابت کر دیا ہے۔ کہ انسان کا جسم ہر آن بدلتا رہتا ہے۔ اور یہ تبدیلی اتنی تدریجاً ہوتی ہے۔ کہ انسان کو پتہ بھی نہیں لگتا۔ کہ میرا جسم بدل رہا ہے۔ چنانچہ خون کے سرخ اور سفید دانے (ذرات) مختلف اعضاء رئیسہ کے ذرات تو ہر روز لاکھوں کروڑوں کی تعداد میں فنا ہو کر ان کی جگہ نئے آتے جاتے ہیں۔ پہلا ناخن ۲-۳ ماہ کے بعد بالکل اتر جاتا ہے۔ تمام بال ۵ - ۶ ماہ کے بعد اکھڑ کر نئے آ جاتے ہیں۔ اور یہ سلسلہ اسی طرح لگا رہتا ہے۔ یہاں تک کہ سات سال میں اور بعض کے نزدیک دس سال کے بعد انسانی جسم بالکل بدل جاتا ہے۔ اور اسی طرح ہر ۷ - ۱۰ سال کے بعد ہوتا رہتا ہے۔ گویا ۷۰ سال تک انسان کو ۷ نئے جسم مل جاتے ہیں۔ مگر یہ عمل تدریجی ہوتا ہے۔ اور انسان کو علم بھی نہیں ہوتا۔ مثلاً یہ نہیں ہوتا۔ کہ ۲، ۳ ماہ کے بعد یک دم ناخن اتر جائے۔ اور انگلی بغیر ناخن کے ہو۔ یا ۵، ۶ ماہ کے بعد یک دم سر کے بال گر جائیں۔ اور انسان گنجا ہو جائے۔ بلکہ آہستہ آہستہ ایک نیا بال آتا ہے۔ اور ایک پرانا جاتا ہے۔ ایک نیا ذرہ آتا ہے۔ اور پرانا جاتا ہے۔ اور اس عمل میں ہر نیا ذرہ پرانے ذرہ کے اثرات کا حامل ہوتا ہے۔ اور پہلے کی خصوصیات کو قائم رکھتا ہے۔ اس لحاظ سے وہ نیا نہیں ہوتا۔ بلکہ پرانے کا ہی تسلسل اور کامل مظہر ہونے کی وجہ سے پرانا ہی کہلانے کا مستحق ہوتا ہے۔ اور کہہ سکتے ہیں کہ یہ نیا جسم وہی ہے۔ جو پہلے تھا۔ فرض کرو کسی ملزم کا مقدمہ ۷ یا ۱۰ سال تک عدالت میں رہے۔ اور اس کے بعد اس کو سزا دی جائے۔ یا اس کا حق دلوایا جائے۔ مثلاً کوئی قرضہ کی رقم دلائی جائے۔ یا زمین یا مکان کا حصہ دلایا جائے۔ تو کیا وہ انسان کہہ سکتا ہے۔ کہ ۷، ۱۰ سال میں میرا تمام جسم بدل گیا ہے۔ جرم (ڈاکہ۔ چوری۔ قتل وغیرہ) تو میرے پہلے جسم نے کیا تھا۔ اور سزا (قید۔ پھانسی [illegible]) میرے نئے جسم کو دی جا رہی ہے۔ اور یہ ظلم ہے۔ [illegible] کا قبضہ دینے سے اس بنا پر انکار کر دیں۔ کہ اس کا وہ جسم جس کا مکان پر حق تھا۔ فنا ہو گیا ہے۔ اور اب ۱۰ - ۷ سال کے بعد نئے جسم کا کوئی حق نہیں رہا۔ مگر ظاہر ہے۔ کہ ایسی توجیہہ کو جج رد کر دیگا۔ اور اس کا فیصلہ برحق ہوگا۔ کیونکہ نیا جسم کوئی نئی شے نہیں ہوتا۔ بلکہ پرانے کا ہی قائم مقام ہر لحاظ سے ہوتا ہے۔ وھو المراد۔

روح اور جسم میں لمبی جدائی کی حکمت

(۲) دوسرا سوال یہ ہے۔ کہ اگر یہ صحیح ہے کہ مرنے کے بعد کوئی زندگی ہے۔ اور یہی جسم دوبارہ زندہ کیا جائیگا۔ تو کیا وجہ ہے۔ کہ روح تو وفات کے بعد فوراً برزخ میں پہنچا دی جاتی ہے۔ مگر جسم لمبے عرصہ کے بعد جا کر شامل ہوگا۔ جس کے لئے حشر اجساد کا وقت مقرر کیا گیا ہے۔ اگر مردے کو دفن کیا جائے۔ تو بھی کافی عرصہ کے بعد افتراق اور تحلیل کا عمل پورا ہوتا ہے۔ لیکن اگر فرض کرو۔ کسی مردے کو جنگلی جانور یا مچھلی کھا جائے۔ تو اس انسان کا جسم تو جب تک اس کو کھا جانے والا جانور مر نہ جائے۔ اس کے جسم سے الگ نہیں ہو سکتا۔ اور وہ اس کے جسم کا جزوِ بدن بنا رہے گا۔ اور اسی طرح کئی سال اس پر گذر جائیں گے۔ پس کیا اتنا عرصہ روح بغیر جسم کے رہے گی۔ اور روح اکیلی کو ہی جزا سزا ملنی شروع ہو جائے گی۔ حالانکہ کہا یہ جاتا ہے۔ کہ روح اپنی صفات کے اظہار کے لئے ہر دم جسم کی محتاج ہے۔ اور وہ بغیر جسم کے رہ نہیں سکتی۔

اس کا جواب یہ ہے۔ انسانی جسم کے ذرات اگر کسی درندے یا آبی جانور کے جسم کا حصہ بن بھی جاویں۔ تو بھی اس کی وفات کے بعد علیم خدا جو ذرات کا باریک اور کامل علم رکھتا ہے۔ ان کو الگ الگ کر لیگا۔ اور اس کے کسی روحانی حصہ کو نشوونما دے کر دوبارہ زندہ کر دیگا۔

باقی رہا یہ سوال کہ روح لمبے عرصہ تک بغیر جسم کے کس طرح رہے گی۔ تو اس کا جواب یہ ہے۔ کہ وفات کے بعد روح ایک دم جنت یا دوزخ میں بھیج نہیں دی جاتی۔ کیونکہ ابھی وہ اس قابل نہیں ہوتی۔ کہ جنت کی نعماء یا دوزخ کے عذاب کو کامل طور پر چکھ سکے۔ گویا روح کو بھی پہلے نشوونما کی ضرورت ہوگی۔ جس کے لئے اس کو برزخ میں رکھا جائیگا۔ جس طرح جنین کو ۹ ماہ رحم مادر میں رکھ کر اور ظلماتِ ثلاثہ میں سے گذار کر اس قابل بنایا جاتا ہے۔ کہ وہ دنیا کی نعماء یا تکالیف کا پورا احساس کر سکے۔ اسی طرح روح کی ارتقائی ترقی بھی ضروری ہے۔ ورنہ مرنے کے بعد برزخ میں روح بالکل بغیر حس کے رہے گی۔ اس عرصہ میں جسم "قبر" کے اندر افتراق اور تحلیل کے ابدی قانون کو پورا کر لیگا۔ اور وہ ذرۂ روحانی الگ کر لیا جائیگا جس سے نیا جسم تیار کرنا ہے۔ پھر دونوں کو ملا دیا جائے گا۔ اور انسان اس قابل ہو جائے گا۔ کہ وہ جنت اور دوزخ کے ثواب یا عذاب کو کامل طور پر چکھ سکے۔ اس نئی زندگی کے لئے حشر اجساد کا دن مقرر ہے۔ اس دن تمام مردے "قبروں" سے نکالے جائیں گے۔

اس کے بعد ایک دن حشر محشر کا ہوگا۔ جب تمام روحوں کو اکٹھا کیا جائے گا۔ اور عذاب اور ثواب کا سلسلہ شروع ہو جائے گا۔ روح بغیر جسم کے رہ سکتی ہے۔ تو روح کے اندر تمام صفات پائی جاتی ہیں۔ مگر روح اور جسم کا تعلق اس قسم کا ہے۔ کہ روح اپنی صفات کے اظہار کے لئے ہر وقت ایک جسم کا محتاج ہے۔ جس طرح بجلی میں کئی طاقتیں ہیں۔ مگر وہ ان صفات کا اظہار بغیر واسطہ کے نہیں کر سکتی۔ مثلاً اس میں روشن کرنے گرم کرنے یا ٹھنڈا کرنے کی طاقت ہے۔ مگر جب تک اس کا تعلق کسی مادی شے مثلاً بلب۔ استری یا پنکھے سے نہ کیا جائے۔ ان صفات کا اظہار نہیں ہوتا۔ یہی حالت روح کی ہے۔ دنیا میں روح کے مکمل ہونے اور الگ وجود اختیار کر لینے کے بعد وہ ہر لمحہ جسم کی محتاج ہوتی ہے۔ اس کے ذریعہ اپنی صفات کا اظہار کرتی ہے۔ اسی طرح اخروی زندگی میں بھی جب روح اس نئے ماحول میں اپنی

نشوونما مکمل کرے گی۔ تو اس کو روحانی جسم مل جائیگا جیسے مادی جسم کا کامل مظہر اور ظل اور ترجمان اسل ہوگا۔ اور وہ جنت کی نعماء اور دوزخ کے عذاب کو کامل طور پر چکھ سکے گی۔ رحم مادر میں بھی روح پر ایک وقت ایسا آتا ہے۔ کہ وہ ابھی جسم کا حلہ اور اس کی صفت ہوتی ہے۔ اس کا الگ وجود نہیں ہوتا۔ کیونکہ ابھی جسم کا نشوونما ہو رہا ہوتا ہے۔ اور وہ اس قابل نہیں ہوا ہوتا۔ کہ روح کی صفات کا اظہار کر سکے۔ قریباً چار ماہ کے بعد جب جسم اس قابل ہو جاتا ہے۔ یعنی قلب میں حرکت کرنے کی صفت پیدا ہو جاتی ہے۔ تو اس وقت روح کا تعلق اور نظام قائم ہو کر جسم زندہ ہو جاتا ہے۔ اور پھر یہ تعلق موت تک قائم رہتا ہے۔

موت بھی رحمت ہے

موت کے معنی صرف اس قدر ہیں۔ کہ جب روح یہ دیکھتی ہے۔ کہ انسانی جسم (یعنی اُس کا مکان) کسی بیماری حادثہ (چوٹ یا زہر) یا طبعی عمر کی وجہ سے اُس کی صفات کے اظہار کے قابل نہیں رہا۔ تو وہ اس کو چھوڑ دیتی ہے۔ مگر یہ جدائی عارضی ہوتی ہے تاکہ دونوں کو الگ الگ ترقی دے کر ایک نئے روحانی ماحول کے قابل بنایا جا سکے۔ جب دونوں اپنے ارتقاء کے انتہائی نقطہ پر پہنچ جائیں گے۔ تو پھر دونوں کو ملا دیا جائے گا۔ اور یہ ترقی یافتہ کامل روح۔ ترقی یافتہ روحانی جسم کے ساتھ اس کے مولا کے حضور پیش کر دی جائے گی۔ تاکہ وہ اللہ تعالےٰ کا دیدار کر سکے۔ اور اس کے کامل عباد میں شامل ہو سکے۔ کہ یہی پیدائش انسانی کا اصل مقصد تھا۔ جو آج پورا ہو گا۔ والیٰ ربک منتھٰھا اور آخری فتح اللہ تعالیٰ کی ہو گی۔ واخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین

معمل گاہ کی ایک نایاب دھات

لنڈن ۵ فروری۔ برطانیہ کے تہوار کے موقعہ پر ایک ایسی دھات میں جواہرات کو جڑ کر دکھایا جانے والا ہے۔ جو بہت ہی نایاب ہے۔ اور عرصہ تک صرف سائنسی معمل گاہوں تک ہی محدود رہی۔ یہ سیم جیسی دھات ہے۔ جو پلیڈیم Palladium کہلاتی ہے۔ مگر جس کا وزن پلیٹنم کا نصف ہے پلیڈیم کی قیمت ۸ پاؤنڈ ۱۰ شلنگ فی اونس ہے۔ اور پلیٹنیم کی ۳۳ پاؤنڈ ۵ شلنگ یہ سونے سے زیادہ گراں ہے۔

یہاں ایک مظاہرہ میں جو زیورات دکھلائے گئے ہیں ان میں ۱۵۰۰۰ پاؤنڈ کا نکلس۔ آویزے۔ چوڑیاں اور انگوٹھیاں ہیں جو بہت ہی کاریگری کا نمونہ ہیں۔ (راسٹار)

برطانیہ اور امریکہ کی مشترک بحری مشقیں!

۱۲۴

لنڈن ۵ فروری۔ ۱۲ اور ۱۳ فروری کو بحیرہ روم میں برطانیہ اور امریکہ کی جو مشترک بحری مشق میں ہونے والی ہے۔ وہ جنگ کے بعد سے سب سے بڑی مشق ہو گی۔ اس میں برطانیہ کے ملکی اور بحیرہ روم کے بیڑے اور امریکہ کا چھٹا بیڑہ شریک ہوگا۔ یہ ۶۰ جہازوں پر مشتمل ہیں۔ جن میں طیارہ بردار جہازوں سے لے کر فریگیٹ اور آبدوز کشتیاں تک شامل ہیں۔ ساحل پر مستقر رکھنے والے طیارے بھی ان مشقوں میں حصہ لیں گے اس مشق سے زیادہ مشترک ہوائی اور آبدوز شکن کارروائیوں کا تجربہ ہوگا۔ حال میں اعلان کیا گیا تھا کہ دونوں بحریوں میں فوجیں اتارنے کے طریقوں میں پوری یکسانیت پیدا کر لی گئی ہے۔

چھٹے بیڑے میں امریکہ کے دو بڑے ۰۰۰ر۴۵ ٹن کے طیارہ بردار جہاز "کورل سی" اور "فرینکلن ڈی روزویلٹ" بھی شامل ہونگے۔ برطانوی جہازوں میں طیارہ بردار ۲۳۵۰۰ ٹن والا جہاز "انڈومیٹیبل" بھی ہوگا جو پہلا بڑا طیارہ بردار جہاز ہے۔ جس کا پرواز کا عرشہ بڑے بحری بمبار طیاروں کے لئے زیادہ بڑھایا گیا ہے۔ (راسٹار)

پناہ گزینوں نے اپنی جماعت قائم کر لی!

بون ۵ فروری:۔ جرمنی کے روسی زیر اقتدار علاقہ سے پناہ گزینوں کی جو بڑی تعداد آئی ہے جس کا اندازہ ۸۰ لاکھ اور ایک کروڑ افراد کے درمیان ہے۔ اس نے مغربی جرمنی میں وفاقی پیمانہ پر اپنی سیاسی جماعت قائم کر لی ہے یہاں اس اقدام کا عرصہ سے انتظار کیا جا رہا تھا۔ پناہ گزینوں کی تحریک کو جی۔ بی۔ ایچ۔ ای کہلاتی ہے۔ گذشتہ سال شلزوگ ہولسٹین میں لینڈ تاگ کے انتخابات میں نمایاں کامیابی ہوئی تھی۔ اور اس کے بعد انہوں نے دوسرے انتخابات بھی جیتے ہیں۔ شلزوگ ہولسٹین میں نائب وزیر اعظم اور وزیر خزانہ پروڈیلڈ میر کرلیفٹ کو جماعت کا پہلا صدر مقرر کیا گیا ہے۔ (راسٹار)

امریکہ اور برطانیہ کے تعلقات

برطانیہ اور امریکہ کے لوگوں کا نصب العین ایک ہی ہے۔ لیکن معلوم ہوتا ہے۔ اس وقت ان کی رائے ایک دوسرے کے برعکس ہے۔ امریکہ میں جارحانہ اقدام کے خلاف شدید اقدام کی وجہ یہ بھی ہے۔ کہ اس ملک میں ذاتی کٹرپن موجود ہے۔ برطانیہ کے لوگوں کی روایت بھی یہی ہے۔ لیکن وہ احتیاط اور مصالحت کے حامی ہیں۔ وہ دیکھ چکے ہیں۔ کہ کئی اچھی باتیں عارضی طور پر دب گئی تھیں۔ لیکن طاقت کی جگہ دانشمندانہ سیاست سے بچ گئیں۔ وہ جانتے ہیں کہ کسی پیچیدہ صورت حالات کو زیادہ سادہ بنانا غلطی ہے چونکہ اس سے ایسی رکاوٹیں پیش آجاتی ہیں جن سے گریز ممکن ہوتا ہے۔" ڈیلی میل لکھتا ہے۔ "روز بروز برطانیہ اور امریکہ کے درمیان اختلاف کی خلیج وسیع ہو رہی ہے اس افسوسناک صورت حالات کی اصلاح کے لئے جلد از جلد ہر ممکن کوشش کرنی چاہیئے۔ آج دنیا میں اس سے زیادہ اہم اور کوئی بات نہیں۔

نقد و نظر

..."چالیس جواہر پارے"

(مرزا بشیر احمد ایم۔ اے)

سائز۔۔۔۔ $\frac{30 \times 20}{16}$ صفحات ۱۴۸

قیمت ایک روپیہ (سفید کاغذ)

بارہ آنے (عام کاغذ)

ملنے کا پتہ:۔ ملک محمد عبداللہ ٹمپل روڈ۔ لاہور

یہ کتاب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی چالیس حدیثوں کا مجموعہ ہے۔ جو صحاح ستہ میں سے منتخب کی گئی ہیں۔ کتاب کے شروع میں حدیث کی تعریف اس کی اقسام۔ طریق روایت حدیث کی صحیح کتب اور اس کے مولفوں کے مختصر حالات درج کئے گئے ہیں۔ ہر حدیث کا ترجمہ اور پھر اس کی تشریح کی گئی ہے۔ اس تشریح کی ذیل میں متعدد دوسری حدیثیں بھی بیان ہوئی ہیں۔ ان حدیثوں میں حقوق اللہ حقوق العباد۔ اخلاق حسنہ۔ تربیت اور قومی ترقی کے مضامین آگئے ہیں۔ یہ کتاب مردوں۔ عورتوں اور طلباء اور طالبات کے لئے بہت مفید ہے۔

"مسلمان عورت کی بلند شان"

(مولانا عبدالرحیم درد ایم۔ اے)

سائز۔۔۔ $\frac{30 \times 20}{16}$، صفحات ۲۰۸

قیمت مجلد ایک روپیہ آٹھ آنے

کاغذ۔۔۔۔ سفید۔ طباعت و کتابت خاصی ہے

ناشر۔۔۔۔ "دار التجلید" اردو بازار۔ لاہور

مولانا عبدالرحیم درد ایک مشہور مبلغ ہیں۔ اور ایک مدت تک امام مسجد لنڈن رہ چکے ہیں۔ یورپ کے معترضین نے بارہا اسلام پر اعتراضات کئے ہیں۔ اور اسلام نے جو مسلمان عورت پر پابندیاں عاید کی ہیں۔ ان کو موضوع بحث بنایا ہے۔ یہ کتاب دراصل ایسے ہی اعتراضات کا جواب ہے۔ اس کتاب میں ثابت کیا گیا ہے۔ کہ یہ پابندیاں ہی ہیں۔ جن کی وجہ سے مسلمان عورت کا رتبہ بلند ہوتا ہے۔ ان میں بنی نوع انسان کی بھلائی ہے۔ اور ان سے اخلاقی اقدار، سماجی بہتری میں تبدیلی ہوتی ہے۔

درد صاحب نے نہ صرف قرآن پاک، حدیث نبوی سے استدلال کیا ہے۔ بلکہ مغربی مصنفین کے اقوال پیش کر کے انہیں بطور دلیل پیش کیا ہے۔ کتاب کافی خیال افروز معلوم ہوتی ہے۔

پٹ سن کی بوریوں کی کمی

کینبرا ۵ر فروری - آسٹریلوی گندمی بورڈ آئندہ سال گندم اور جو کی فصل کے لئے بوریوں کی ضروری تعداد کی خریداری کے متعلق تشویش میں مبتلا ہے۔ بورڈ کے صدر کا کہنا ہے کہ پاکستان اور ہندوستان میں مشکلات نیز اکثر ملکوں میں ذخیرہ اندوزی کی وجہ سے آسٹریلیا کے لئے یہ تقریباً ناممکن ہو گیا کہ وہ غلوں کے لئے بوریاں حاصل کرنے کے لئے ایسے وقت پر ٹھیکے کرے کہ فصل کے وقت وہ یہاں پہنچ جائیں۔ (اسٹار)

ایٹمی طاقت کا گھریلو استعمال

لندن ۵ر فروری - برطانیہ ایٹمی طاقت سے ایسی بجلی پیدا کرنے کی تیاری کر رہا ہے جسے گھروں اور کارخانوں میں استعمال کیا جا سکے گا ــــ وزیر سپلائی آئندہ مہینہ اس منصوبہ کے لئے ۶۰۰۰۰۰۰ پاونڈ کی منظوری کی تجویز پیش کرنے والے ہیں۔ وزارت کے ماہرین نے رقم منظور ہو جانے کی امید میں اس طاقت کو موجودہ "گرڈ (بجلی گھر) سسٹم" سے منسلک کرنے کا بھی انتظام کر لیا ہے۔ جس کے ذریعے برطانیہ میں برقی قوت پہنچائی جاتی ہے۔

معلوم ہوا ہے کہ چشائر اور گلاسگو کے نزدیک موزون مقامات کے انتخابات پر غور کیا گیا ہے۔ اور یہ تجویز بھی کی گئی ہے کہ سلا فیلڈ - کمبر فیلڈ میں جو ایٹمی کارخانہ اب تک زیر تعمیر ہے اسی میں توسیع کی جائے اور اسی کو ایٹمی اشیاء تیار کرنے کے علاوہ طاقت پیدا کرنے کے لئے بھی استعمال کیا جائے۔

ایٹمی طاقت پیدا کرنے والے مرکز کے قیام سے ایک بڑا فائدہ یہ ہوگا کہ ملک بھر ا کوئلہ کے خرچ میں بچت ہو جائے گی۔ نیز روپیہ کی بھی کافی بچت ہوگی ایک نیا اسٹیشن بنانے کے لئے ۶۰۰۰۰۰ پاونڈ کے علاوہ پہلے ۳۰ سالوں میں دوسرے اخراجات ۱۰۰۰۰۰ اور ۲۰۰۰۰۰ پاونڈ کے درمیان ہوں گے۔ ایک پورا پاور ہاؤس بنایا جائے تو اس پر ۲۵۰۰۰۰ پاونڈ صرف ہوں گے اور پہلے ۳۰ سالوں کا صرفہ تقریباً ۶۰۰۰۰۰ پونڈ ہوگا" (اسٹار)

پاکستان کیلئے لبنانی وزیر مختار

بیروت ۵ر فروری - یہاں بتایا گیا ہے کہ پاکستان کے لئے نئے مقرر شدہ لبنانی وزیر مختار سید وانق القصر اس مہینہ کے وسط تک کراچی روانہ ہو رہے ہیں اپنے آئندہ فرائض کے متعلق انہوں نے لبنانی وزیر خارجہ مسٹر فلپ ٹاکلہ سے گفتگو کی ہے۔ بعد میں انہوں نے بتایا کہ لبنان اور پاکستان کے درمیان دوستانہ تعلقات استوار کرنے میں وہ کوئی دقیقہ فروگذاشت نہیں کریں گے۔ (اسٹار)

ایٹمی "پیمانہ"

نیویارک ۵ فروری - امریکی ایٹمی طاقت کمیشن کا کہنا ہے۔ کہ انہوں نے طول کی پیمائش کے ایسا طریقہ استعمال کیا ہے جو ۱۰۰۰۰۰۰۰۰ میں ایک ایک حصہ تک درست ہوتا ہے۔ یہ آج تک دریافت شدہ طریقوں سے ۳۰۰ فی صدی زیادہ درست ہے۔

مسلم لیگ کے باقی ماندہ امیدواروں کا بھی اعلان کر دیا گیا

لاہور ۵ر فروری - کل مسلم لیگ کی طرف سے ضلع لاہور - لاہور شہر - پانچ زنانہ نشستوں اور یونیورسٹی کے حلقہ کے لئے امیدواروں کے ناموں کا اعلان کر دیا گیا - جن امیدواروں کا اعلان کیا گیا ہے۔ ان کے نام یہ ہیں

ضلع لاہور

(۱) سردار رشید احمد حلقہ ۱ (۲) چوہدری نصر اللہ حلقہ ۲
(۳) چوہدری جہانداد خاں حلقہ ۳ (۴) سردار محمد حسین حلقہ ۴
(۵) مرزا حمید اللہ بیگ آف پتی حلقہ ۵
(۶) سردار احمد علی حلقہ ۶ (۷) سردار فرزند علی حلقہ ۷
. . . .
. . . (۸) سردار عبدالحمید حلقہ ۸
(۹) چوہدری محمد یونس حلقہ ۹

شہر لاہور

(۱) سید ہادی علی شاہ حلقہ ۱
(۲) شیخ صادق حسن حلقہ ۱ (۳) مسٹر سرفراز محمود حلقہ ۲
(۴) خواجہ غلام مصطفےٰ ناک حلقہ ۲ (۵) میاں محمد شریف اچھرے والا حلقہ ۳ (۵) مسٹر ابوسعید انور حلقہ ۳ (۷) سردار ظفر اللہ ایڈووکیٹ حلقہ ۴
(۸) مسٹر عبد الوحید خاں حلقہ ۴ (۹) مسٹر احمد سعید کرمانی ایڈووکیٹ حلقہ ۵ (۱۰) مسٹر عبدالحمید چشتی حلقہ ۵

زنانہ نشستیں :-

(۱) بیگم سلمیٰ تصدق حسین لاہور اندرون شہر (۲) بیگم شاہنواز بیرون لاہور (۳) بیگم جی اے خاں بیرونی لاہور (۴) ڈاکٹر مس گلزار محمد ملتان شہر (۵) بیگم زینت فدا حسن راولپنڈی شہر

یونیورسٹی حلقہ

ڈاکٹر خلیفہ شجاع الدین بار ایٹ لاء

سر آغا خان کراچی پہنچ گئے

کراچی ۴ر فروری - ہز ہائی نس آغا خان آج اپنی بیگم صاحبہ کے ہمراہ بذریعہ طیارہ دہلی سے کراچی پہنچ گئے کراچی کے فضائی اڈہ پر ایرانی سفیر اور آغا خان کے پیرووں کی بڑی تعداد نے ان کا خیر مقدم کیا۔ گورنر جنرل کی طرف سے ان کے ملٹری سیکرٹری فضائی اڈہ پر موجود تھے۔ فضائی اڈہ سے وہ موٹر پر سوار ہو کر سیدھے گورنمنٹ ہاؤس پہنچے - یہاں انہوں نے ملاقاتیوں کی کتاب میں دستخط کئے وہ مسٹر ڈ پرل ہوٹل میں قیام فرمائیں گے۔ ۹ر فروری کو شاہ ایران کی شادی میں شرکت کے لئے طہران روانہ ہونے سے پہلے ایک دو دن وہ گورنر جنرل کے مہمان رہیں گے۔ کراچی میں قیام کے دوران میں وہ موتمر عالم اسلامی کے سالانہ اجلاس میں شرکت کریں گے۔

لاہور میں انڈو پاکستان مشاعرہ

(اسٹاف رپورٹر)

لاہور ۵ر فروری - ہفتے کی رات کو یونیورسٹی ہال میں جسٹس ایس اے رحمان کی زیر صدارت انڈو پاکستان مشاعرہ کا انعقاد عمل میں آیا۔ جس میں ہندوستان و پاکستان کے نامور شعراء شریک ہوئے۔ جگر مراد آبادی روش صدیقی مجاز لکھنوی روز خمار بارہ بنکوی کے علاوہ جو ہندوستان سے آئے ہوئے تھے۔ پاکستانی شعراء میں سے صوفی غلام مصطفےٰ تبسم - ثاقب زیروی - شوکت تھانوی - روز مراد آبادی اور اقبال صفی پوری کے اسماء خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔ جگر مراد آبادی خمار بارہ بنکوی اور ثاقب زیروی کا کلام خاص طور پر پسند کیا گیا سامعین کے پیہم اصرار پر انہوں نے متعدد بار اپنے کلام سے محظوظ کیا مشاعرہ میں ہز ایکسیلینسی سردار عبدالرب نشتر اور جسٹس خورشید زمان کے علاوہ حکومت پنجاب کے اعلیٰ افسران اور معززین شہر کافی تعداد میں موجود پبلک کے اصرار پر ہز ایکسیلینسی سردار عبدالرب نشتر نے بھی کلام سنایا۔

م لئے سب سے زیادہ موزون ہو سکتی ہے۔

کولمبیا یونیورسٹی میں شعبہ امور پاکستان کا قیام

حکومت پاکستان کی طرف سے ۲½ لاکھ ڈالر دیئے جائینگے

واشنگٹن ۵ر فروری - کولمبیا یونیورسٹی میں مشرق قریب اور مشرق وسطیٰ کے مسائل کی تحقیقات و مطالعہ کے لئے ایک انسٹی ٹیوٹ قائم کیا جا رہا ہے۔ مجوزہ انسٹیٹیوٹ میں شعبہ پاکستان کے قیام کے لئے حکومت پاکستان نے ۲½ لاکھ ڈالر دینے کا وعدہ کیا تاکہ اس رقم سے پاکستان اور پاکستان کی ثقافت و تہذیب کے مطالعہ کی سہولتیں فراہم کی جائیں ــــ کولمبیا یونیورسٹی کے شعبہ امور بین الاقوامی کے ڈائریکٹر پروفیسر شیولرس ویلیس نے بتایا کہ اس رقم میں سے ۲۵ ہزار ڈالر وصول بھی ہو چکے ہیں۔ حکومت پاکستان نے باقی رقم آئندہ ۱۰ سال میں ادا کرنے کا وعدہ کیا ہے۔ آپ نے کہا کہ فی الحال پاکستان کی زبان اور تاریخ کے مطالعہ کے لئے آئندہ موسم بہار کی تعلیمی میقات میں دو نصاب شروع کئے جائیں گے۔ ان کے موضوع علی الترتیب "پاکستان کی زبانیں اور ادب" اور "قیام پاکستان" ہوں گے رسمی طور پر اس شعبہ کا افتتاح آئندہ موسم خزاں کی میقات سے عمل میں آئے گا۔ جبکہ اس شعبہ کا علیحدہ ڈائریکٹر مقرر کیا جائے گا۔ اور نصاب میں بھی مزید اضافہ کر دیا جائے گا۔ (ای - س - ا - س)

بحریہ کے ساحلی گشتی دستے

لندن ۵ر فروری - اس سال کے لئے بحریہ کی اسلحہ بندی کے منصوبہ کے تحت برطانیہ میں بحریہ کی ساحلی فوج میں اضافہ اور توسیع کیا جانے والا ہے۔ برطانوی بندرگاہوں کے اردگرد سرنگیں بچھانے کی کارروائی کے انسداد کے لئے تیز رفتار کشتیاں حاصل کی جانے والی ہیں۔ ساحلی سرنگ صاف کرنے والے جہاز بھی زیادہ تعداد میں بنائے جانے والے ہیں۔ ان کشتیوں اور جہازوں میں جدید ترین قسم کے راڈار آلے اور نئے اسلحے لگائے جائینگے۔ (اسٹار)

لندن - ۵ فروری تاریکی کے بعد چلنے والی سائیکلوں کی حفاظت کے لئے یہاں پیڈل میں ایک نئے "ریفلکٹر" کا تجربہ کیا جا رہا ہے ہر پیڈل پر المونیم کے ایک خانہ میں مٹر کے برابر شیشہ کی چار گولیاں ڈالی جاتی ہیں اور کہا جاتا ہے کہ موٹر چلانے والا موٹر کی روشنی میں سائیکل کو دیکھنے سے بہت پہلے ان گولیوں کو حرکت کرتے ہوئے دیکھ سکتا ہے۔ (اسٹار)

۱۹۷۰ میں غذا

لندن ۵ر فروری - حال میں غذا کے بعض ماہرین نے جو لندن میں جمع ہوئے تھے۔ اس پر غور کیا - کہ ۱۹۷۰ میں کونسی غذا "بہترین" تصور کی جائے گی۔ ان کے انتخاب میں انگور کا سفوف خشک گوبھی سیم ٹماٹر وغیرہ ہیں۔

ماہرین نے یہ بھی بتایا کہ اس وقت یہ دریافت کیا جا رہا ہے کہ کس قسم کی گوبھی خشک کرنے کے

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴